بارگاہِ خداوندی میں عزت و عظمت صرف اسی کے نام کے متوالوں اور اسی کے دین کے شیدائیوں کیلئے مخصوص ہے کہ: وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ مگر اپنے زعمِ باطل اور جھوٹے ترقی پسندی کے گھمنڈ میں مغرور انسانوں کا یہ خدا فراموش مغرب زدہ ٹولہ جن لوگوں کو از کارِ رفتہ سمجھ بیٹھا ہے چودھویں صدی کی ڈھلتی ہوئی شام انہی غرباء اسلام کو خلعتِ کامرانی و سرخروئی سے سرفراز کرکے رخصت ہونا چاہتی ہے۔ اور وہ جو حالات کے ہاتھوں ابابیل کی طرح لاچار و کمزور بنا دئے گئے تھے ان ابابیلوں کے ذریعہ جاہلیت عصرِ حاضر کے عفریت پاش پاش کئے جا رہے ہیں کہ یہ لوگ اس ذات قدسی صفات نبی الرحمۃ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے نام لیوا ہیں کہ جس کی آمد پر ایوانِ کسریٰ میں زلزلہ آگیا تھا اور طاقِ کسریٰ کے چودہ کنگرے پیوستِ خاک ہوگئے تھے، شام کے آتشکدوں کی آگ بجھ گئی تھی اور سماوہ کی ندی سوکھ گئی، اس نبی الرحمۃؐ کی امت نے جب بھی اس کے دین اس کی شریعت اس کے دستور العمل کا نام لیا تو فتح و کامرانی قدم چومنے لگی۔ ایرانی عوام نے شہنشاہیت کے مذہب بیزار طور طریقوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا ہی تھا کہ چودہ سو سال بعد ایک بار پھر ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے زمین بوس ہوگئے اور تختِ طاؤس خاک میں مل گئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ فتوحات کا اسلامی سیلاب جب چودہ سو سال قبل خسرو پرویز کسریٰ فارس کی طرف بڑھنے لگا تو اس وقت کے چیف جسٹس نے خواب دیکھا کہ مضبوط اور تنومند اونٹ اور اونٹوں کے پیچھے عربی گھوڑے دجلہ کو عبور کرکے بلادِ عجم میں پھیل گئے ہیں اس خواب کی تعبیر صدیوں تک مجسم بن کر خدا فراموش اقوام کو دعوتِ فکر و موعظت دیتی رہی اور اب جب کہ فارس اپنی کسرویت کی طرف پلٹنے لگ گیا تھا تو ابرھہ کو خود اس کے اونٹوں نے روند ڈالا۔

پچھلے دو چار برسوں میں اس مختصر سے اقلیم ارضی یعنی تختئ برِّ اعظم ہند و پاک اور افغانستان و ایران میں انقلاباتِ جہاں کا کتنا واضح مگر بھیانک سلسلہ عبرت و نصیحت ہے۔ جو شب ہائے ہجر یار کی مانند ختم ہی نہیں ہونے پا رہا کہ جب غفلت کی تہیں آہنی فولاد کی مانند دلوں پر جم جائیں تو قدرت تنبیہہ اور احتساب کے تیشوں کو بھی تیز سے تیز تر کر دیتی ہے۔ بھارت کا نہرو خاندان یکایک اُجڑ گیا جو راجی اپنے بیٹے کو راجا بنانے کا سوچ رہی تھی وہ شرمناک رسوائی کے ساتھ راتوں رات کوچۂ اقتدار سے نکال دی گئی اسی اقلیم کا ایک طالع آزما شیخ مجیب الرحمان قانون مکافات کے شکنجہ میں آیا تو کوئی آنکھ آنسو بہانے والی نہ تھی اور پھر اسی ٹریڈ یونین کے چیمپئن ذوالفقار علی بھٹو جس نے خدا کی اس

سرزمین پاک کو اپنے ظلم و فساد اور غرور و تکبر سے بھر دیا تو کاسۂ صبر لبریز ہو گیا۔ زمین اس پہ چاروں طرف سے تنگ کر دی گئی اور آج وہ ایک کال کوٹھڑی میں اپنے طبعی شرمناک و عبرتناک انجام تک پہنچنے کی گھڑیاں گن رہا ہے۔ اور رب کے بطش شدید کی تکمیل ہوا چاہتی ہے۔۔۔ افغان شہنشاہیت کا غاصب سردار داؤد خان جو اپنے ہی عزیز و اقارب کے کھنڈرات پر تختِ شاہانہ بچھائے ہوا تھا راتوں رات کیسے بھیانک انجام سے دوچار ہوا، بعینہٖ مغلیہ شہنشاہوں کی طرح اس کے سامنے اس کے لختِ جگر بیٹے بیٹیاں اور خاندان کے دیگر افراد چُن چُن کر بھون ڈالے گئے اور پھر اب باری آئی ایران کی کہ وہ باجبروت شہنشاہِ ایران جو صرف اپنی قلمرو پہ قانع نہیں رہ سکا تھا۔ اور آس پڑوس کا بھی داروغہ بن بیٹھا تھا جو عالمی صیہونی اور سامراجی مفادات کا محافظ بنا ہوا تھا۔ اور جو کبر و نخوت کے ہاتھوں یا مغربی وابستگیوں سے مجبور ہو کر کسی عظیم عالمی اسلامی سربراہ کانفرنس میں شرکت بھی گوارا نہیں کر سکتا تھا۔ آج قدرت نے عرصۂ حیات اس پر تنگ کر دیا ہے وہ دیس دیس جا کر پناہ مانگتا ہے۔ مگر اور تو کیا اس کا اپنا ولی رحمت امریکہ بھی اپنی فطری عیاری اور فریب کاری بدعہدی اور بے حیائی کے عین مطابق اُسے اپنے ریاستہائے متحدہ میں دو چار مرلے زمین دینے پر تیار نہیں۔

عاد و ثمود کی داستانہائے عروج و زوال میں سامانِ نصیحت ڈھونڈنے والو! اپنے گرد و پیش کے ایسے واضح قریبی اور عظیم واقعات سے سن لو کہ ان میں سے ہر ایک پکار پکار کر ہمیں دعوتِ نظارہ اور درسِ عبرت دے رہا ہے ؎

انقلاباتِ جہاں واعظ رب ہیں سن لو
ہر تغیر سے صدا آتی ہے فافہم فافہم

(شیخ الہندؒ)

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

سمیع الحق